سبق..21

غزل

یوں تو ملنے کو بہت پیر و جواں ملتے ہیں
جو محبت سے ملیں ایسے کہاں ملتے ہیں

اب تو یہ حال زمانے کا ہے اللہ اللہ
دوست بھی ملتے ہیں. تو دشمنِ جاں ملتے ہیں

بے مشقت کبھی آرام نہیں ملتا ہے
گل بھی ملتے ہیں تو کانٹوں میں نہاں ملتے ہیں

یاد آجاتی ہے ارباب وطن کی عاجزؔ
غم کے مارے ہوئے دوچار جہاں ملتے ہیں

☆ کلیم عاجزؔ

مشق

معنی یاد کیجیے:

پیر و جواں — بوڑھے اور جوان

دشمنِ جان — جان کے دشمن

مشقت — محنت

گل — پھول

نہاں — چھپا ہوا، پوشیدہ

ارباب — دوست، احباب

سوچیے اور جواب دیجیے:

1۔ کون کون سے لوگ، بہت ملتے ہیں؟

2۔ کون لوگ، بہت نہیں ملتے؟

3۔ آرام سے زندگی گزارنے کے لئے ہمیں کیا کرنا ہوگا؟

4۔ وطن کے کن لوگوں کی یاد آتی ہے؟

خالی جگہوں کو دیئے ہوئے الفاظ سے بھریئے:

1۔ جو..........سے ملیں ایسے کہاں ملتے ہیں۔ (نفرت، محبت)

2۔ بے مشقت کبھی.........نہیں ملتا ہے۔ (اطمینان، آرام)

3۔ غم کے مارے ہوئے دو چار.........ملتے ہیں۔ (یہاں، جہاں)

ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

دشمن، غم، آرام، پھول، وطن

دیئے ہوئے واحد الفاظ سے جمع بنایئے:

دوست، اشک، حال، گل، کانٹا

ان الفاظ کی ضِد لکھیے:

پیر، نہاں، آرام، وطن، غم

مصرعوں کو مکمل کیجیے:

1۔ یوں تو ملنے کو بہت پیرو.......ملتے ہیں۔

2۔ اب تو یہ حال.........کا ہے اللہ اللہ۔

3۔ غم کے............ہوئے دو چار جہاں ملتے ہیں۔

جواب دیجیے:

1۔ اس زمانے میں دوست کیسے ملتے ہیں؟

2۔ آخری شعر کا مطلب بیان کیجیے۔

غور کیجیے:

اس غزل کے ذریعہ آپ نے یہ سمجھا کہ موجودہ دور میں بہت سے ملنے والے لوگ ملتے ہیں مگر آپس میں محبت نہیں رکھتے۔ ہمیں اگر آرام سے زندگی گزارنی ہے تو محنت اور مشقت سے علم حاصل کرنا ہوگا۔ انسان کہیں بھی رہے مگر وطن کی یاد اُسے ضرور ستاتی ہے۔ کیونکہ آدمی کو وطن سے بڑی محبت ہوتی ہے۔

عملی سرگرمی:

☆ پہلے شعر کو یاد کر لیجیے اور اس کا مطلب معلوم کیجیے!